

فواحش و منکرات کے اسباب اور تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

لحمده ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهِ شَیْئًا وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَ لَا تَقْتُلُوْا
اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَّحْنُ نُرْزِلُکُمْ وَاِیَّاهُمْ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ لَا
تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِکُمْ وَ ضَمُّکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ [سورة الانعام 151]
ترجمہ:- کہہ دو! آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں
باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور نہ مارو اپنے اولاد کو مفلسی (کے خوف سے) رزق ہم دیتے ہیں تمکو اور ان کو اور
بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ ظاہری ہو یا باطنی اور قتل نہ کرو اس جان کو جس کا قتل حرام کیا اللہ نے مگر حق پر تم
کو یہ حکم دیا جاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

اہل جہنم کو مزہ کیوں:

وعن اسماءؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یجاء بالرجل یوم القيامة فیلقى فی النار فتندلق اقعابه
فی النار فیطحن فیها کطح الحمار برحاء فیجمع اهل النار علیہ فیقولون ای فلان
ما شانک الیس کنت تامرنا بالمعروف وتنہا ناعن المنکر قال کنت آمرکم بالمعروف
ولم آتیہ وانہا کم عن المنکر وآتیہ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اسماء بن زیدؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن
(مامورات و منعمیات کے مقدمات کے فیصلہ کے موقع پر) ایک شخص کو پیش کیا جائے گا جسکو جہنمی کے حقدار کی
حیثیت سے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جہنم کے شدید ترین تپش، حرارت اور تکلیف کی وجہ سے جہنم پہنچنے سے
پہلے اسکی انتڑیاں فوراً ہار نکل پڑیں گے اور وہ اپنی انتڑیوں کو اپنی ٹانگوں سے ایسے پامال کرے گا جس طرح چکی
میں چلنے والا گدھا اپنی چکی کے ذریعے آلے کو پیٹتا ہے یعنی چکی کو گھمانے والے گدھے کی طرح یہ شخص خود اپنے
انتڑیوں کے گرد چکر لگائے گا۔ تاکہ اپنے ہی انتڑیوں کو مزید کھلتا رہے۔ اس دوران اور جہنمی واقف و بدکردار

اس کے ارد گرد جمع ہو کر اس سے سوال کریں گے ”کہ اے فلاں شخص“ (تمہارا برا حال کیوں ہے) تم تو دنیا میں (ہمیشہ) ہم کو نیک کام کرنے کی نصیحت اور برے یعنی گناہوں اور فحشاء سے بچنے کی تلقین کرتے عذاب میں مبتلا یہ شخص ان سوال کرنے کو جواباً کہے گا ساقیو میں بیشک تمہیں نیکیوں کی ترغیب دیتا اور خود اس پر عمل نہ کرتا اسی طرح تمہیں گناہوں سے بچنے کا کہتا مگر خود ان گناہوں سے باز نہ آتا“

گناہ کے اسباب: محترم ساتھیو! آپ کو یاد ہو گا کہ شاید تین ہفتوں سے مذکورہ آیت کریمہ کی تلاوت اور ایک نئے ارشاد نبوی ﷺ کو بھی ذکر دیتا ہوں، حدیث مقدمہ کا ذکر بھی اس مناسبت سے کرتا ہوں کہ اس آیت کریمہ میں جن گناہوں کا سبب بننے والے اعمال کا ذکر اور ان سے جان بچانے پر زور دیا گیا ہے۔ حدیث طیبہ بھی اسی دن جس قبیح عمل سے بچنے کا رب کائنات فرما رہے ہیں۔ ان بد اعمالیوں کے ساتھ تعلق ہے جسے آپ کے سامنے بیان کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پہلے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا یعنی غیر اللہ پر اعتماد کر کے اسے اپنا حاجت روا اور معبود سمجھنا۔ دوسرا والدین جنہیں قرآن وحدیث میں اللہ و رسولؐ نے بڑے تاکید اور اہمیت سے بیان کر کے ان کی جائز تا بعد اری کو اجاگر فرمایا ہے۔ تیسرا اپنے ہی جگر گوشوں اور اولاد کو اس خوف سے ہلاکت کے دایلوں میں داخل کرنا کہ ان کی پرورش اور پالنے میں مالی خسارہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیت میں ذکر کردہ دو گمراہیوں کا ذکر باقی ہے جنہیں آج بیان کرنے کی کوشش کرونگا۔ جن میں ایک یہ کہ ہر قسم کے بے حیائی اور فواحش سے کنارہ کشی اور دھم یہ کہ کسی بے گناہ کی روح اور جان کو ضائع کرنے سے ممانعت فرمائی گئی۔

بے حیائی سے اجتناب کی تلقین: آیت کریمہ میں بے حیائی اور فحش کاموں کا کرنا تو دور کی بات ہے ان کے قریب جانے سے بھی منع کیا گیا قرآنی کلمات ”ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منها وما بطن“ ہیں مقصد یہ کہ بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ہر اس کام کو فاحشہ کہا جاتا ہے جس کے اثرات برے ہوں اور متعدی یعنی دور دور تک پہنچیں۔ اس معنی کے اعتبار سے فحاشی کا دائرہ کافی وسیع ہے کہ فحاشی کا اظہار صرف اعمال میں نہیں ہوتا بلکہ ہر وہ کام جو زبان سے ہو یا ہاتھ پاؤں سے ہو یا دل سے ہو اور اسکے اثرات برے ہوں تو وہ فحش کام ہیں اسلئے اس آیت میں بھی فواحش کا مطلق ذکر کیا کہ فحاشی عام ہے خواہ ظاہری ہو یا باطنی۔ عمل سے ہو یا قول و قلب سے لوگوں کے سامنے یا کمرہ اور غار کے اندر کیوں نہ ہو ہر قسم کی فحاشی حرام ہے۔

فحاشی اور منکر کے تعریف میں دو گروہ: بد قسمتی سے آج مسلمان فحاشی اور منکر کے تعریف کرتے ہوئے دو گروہوں میں تقسیم ہوئے۔ ایک حلقہ تو وہ ہے کہ قرآن وحدیث نے جس کردار کو فحاشی اور منکرات کے زمرہ میں شامل کیا۔ یقیناً اسے گناہ سمجھ کر اس سے اجتناب کا جتنا ممکن ہو سکے جان بچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور ایک طبقہ مسلم دنیا کے ایسے نام و نہاد ترقی پسند، چنی آوارگی اور آزادی قول و فعل کے قائل افراد پر مشتمل ہے جن کے نزدیک فحاشی کو فحاشی کہنا گناہ

کو گناہ کے نام سے موسوم کرنا یہ مولوی یا دین پسند لوگوں کی ذہنی اختراع ہے۔ جن کو وہ انسان کی پیداہنی آزادی قول و عمل کی خلاف سمجھ کر ایسے لوگوں پر فوراً انتہا پسند کا ٹھہر لگا دیتے ہیں۔ اسکی تہہ میں جس خباثت کی تخم ریزی ان کے ذہنوں میں ہوتی ہے اگر بظاہر اس کے اظہار سے وہ کتراتے ہیں وہ یہی ہوتا ہے کہ نام تو مسلمان کا ہے مگر ان کے نزدیک ہر انسان خود مختار ہے خواہ مرد ہو یا عورت، بنیادی و مساوی حقوق کے نام پر مادر پدر آزادی کے قائل اپنے ان قبیح اور غیر شائستہ اعمال کو وہ اپنا پیداہنی حق کہلوا کر منع کرنے والے کو تنگ نظر ترقی میں رکاوٹ ڈالنے والا بنیاد پرست اور قسم قسم کے غیر شائستہ ناموں اور القابوں سے نوازتے ہیں۔ میڈیا اخبارات اور اپنے تحریروں میں ان کو مطعون کیا جاتا ہے۔

فحاشی کا چرچا کرنے والوں کی سزا: حالانکہ ایسے لوگ جو فحش کام کرتے ہیں یا فحاشی کا چرچا کرتے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں بڑے واضح الفاظ میں تنبیہ آئی ہے ارشاد مبارک ہے:

ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين آمنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرة والله يعلم وانتم لا تعلمون (سورة النور)

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ مسلمانوں میں فحاشی کا چرچا کرتے ہیں تو دنیا اور آخرت میں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فحش کا معنی و مفہوم: محترم حاضرین! فحش فحش سے بنا ہے معنی بدخلق، سنجوس اور بخیل کے ہیں پھر اسکا

اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جو حد سے بڑھ جائے۔ یہاں مجلس میں طلباء اور علماء موجود ہیں ان کو معلوم ہے کہ درجہ اول فحش، اس فرد کو کہا جاتا ہے جو اپنے قول و فعل میں حد سے گزرنے والا ہو۔ الفاحشہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو زنا کا زہمت سخت اور بدترین گناہ میں مبتلا ہو۔ اسی طرح (قرآن) مجید میں فحشاء کے ساتھ منکر کے لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ جسکے معنی یہ کہ اللہ کے مرضی کے خلاف ”قول یا فعل“ اس کے مقابلہ میں جس لفظ کا استعمال قرآن و حدیث میں ہوا ہے وہ معروف ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت: فحشاء اور منکرات سے نہ صرف یہ کہ خود بچنا ضروری ہے بلکہ حسب استطاعت اوروں کو معروفات پر راغب کرنا اور منکرات سے بچانا بھی امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش نہ کرنے والے گناہوں میں آلودہ لوگوں پر آفات قہر خداوندی عذاب سے دوچار ہونے والوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔ ارشاد نبویؐ ہے:

عن حذیفه ان النبي ﷺ قال والذي نفسي بيده لئامن بالمعروف ولتتهون عن المنكر اوليو شكن الله ان يعث عليكم عذاباً من عنده ثم لعننه ولا يستجاب لكم (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو اگر یہ فریضہ ادا نہ کرو گے تو

عقرب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے گا پھر تم اللہ سے بھی دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائیگی۔
معاصی کے ذرائع: آپ ذرا غور کریں آج ہم کن حالت سے گزر رہے ہیں ہر جگہ فحاشی اور بے حیائی کا دور دورا ہے جہر نظر دوڑائیں۔ بے حیائی ہی بے حیائی، گھر میں ٹی وی دنیا کے حالات سے باخبر رکھنے کیلئے موجود ہے تو اسکا دوسرا رخ بے حیائی جیسے ڈراموں اور اشتہارات پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک معمولی غیرت ایمانی کے وعیداری کرنے والے کی غیرت کیلئے عبرت کا تازیانہ ہے۔ پرنٹ میڈیا کی حالت یہ کہ کتابوں، رسالوں اور مختلف موضوعات پر مشتمل لٹریچر کیلئے کسی شاپ، اسٹیشن، اڈہ، اور انٹرنیٹ پورٹ پر موجود کتابوں کے سٹال کے سامنے ایک باریش اور حیاء دار شخص کیلئے ایک منٹ رکنا بھی محال ہوتا ہے۔ خریدار کو اپنی دکان کی طرف راغب کرنے کیلئے ایسے حیاء سوز، تقریباً عریاں تصاویر والے اخبار و رسائل سامنے موجود ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر بعض معمولی غیرت والے غیر مسلم کا سر بھی شرم سے جھک جاتا ہے۔ قرآن کا حکم ہے کہ زنا کے پاس بھی نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور رذی راہ ہے۔ یعنی ایسا کوئی کام نہ کرو جو زنا کا محرک اور زنا کا سبب اور باعث بن جائے غیر محرموں یعنی اجنبی عورتوں سے اختلاط، تعلق، خلوت میں ملنا، ان سے ہنسی مذاق کی گفتگو، بوس کنار، مصافحہ ان تمام حرکات کو شریعت نے حرام قرار دیا۔ مغرب اور اس سے متاثرہ آزاد خیال لوگوں کے نزدیک جائز بلکہ انسان کی بنیادی حقوق و آزادی کا جزو ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں زنا کی فحاشی عام بلکہ یہاں تک یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں لڑکا یا لڑکی کس نطفہ کی پیداوار ہے۔

اسلام کی تعلیمات: اب آئیے اسلام کی طرف جو عفت اور پاکہیزی سے معمور مذہب ہے۔ مرد کے ستر (شرمگاہ)، عورت کا شرعی پردہ۔ ستر عورت کے احکام۔ پردہ، شرم و حیاء کی اہمیت وغیرہ کے احکام قدم قدم پر رہنمائی کرنے کیلئے موجود ہیں۔ زنا جیسی فحاشی کے اسباب و عوامل روکنے کے سلسلہ میں قرآن و حدیث جن دلائل سے بھرے پڑے ہیں انشاء اللہ اس موضوع پر کسی وقت مستقل معروضات پیش کروں گا۔

فواحش کے اسباب: کیونکہ فحشاء اور منکرات میں جہلا ہونے کے عام طور پر تین اسباب و دواعی ہوتے ہیں۔ آپ نے مشہور مقولہ سنا ہوگا جسکے تین الفاظ اور ہر لفظ کی ابتدا زاء سے ہوتی ہے۔ زن، زر، زمین۔ ان تینوں یا ان میں سے بعض کے حاصل کرنے کیلئے انسان، شرافت، اخلاق، رواداری، جائز و ناجائز، نیکی اور گناہ کے تمام حدود و پابال کر دیتا ہے انہی فواحش کا دوسرا نام معاصی و منکرات ہیں۔

محترم حضرات! اللہ ہم اور آپ سب کو گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رکھے۔ جو اس کا شیطانی ذائقہ و لذت حاصل کر لے پھر اپنے آپ کو مزید گناہ کے کاموں سے بچانے کیلئے سخت محنت کرنی پڑے گی جس طرح بدن کی بے شمار بیماریوں میں کسی ایک میں جہلا ہونے پر فکر مند اندیشہ لاحق ہوتا طبعی امر ہے حالانکہ دنیاوی بیماری کا ضرر گناہوں کے روحانی بیماریوں کے مقابلہ میں معمولی کیا؟ اسکی کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان فحشاء اور منکرات سے احتراز اور بچنے کے اسباب و عوامل

جاننے اور ان پر عمل کرنے سے ہم بالکل غافل ہیں حالانکہ ہر وہ قول و فعل جس میں اللہ کی نافرمانی اور انسان کو دوزخ کا ایندھن بننے کا ذریعہ بنے وہ فحش، منکر اور معاصی کے زمرہ میں داخل ہے۔

دوسروں کو نصیحت اور خود میاں نصیحت: گناہوں اور فحشاء کے قریب نہ جانے کا صرف یہ مقصد نہ لیا جائے کہ اوروں کو منع کرنے کا فریضہ تو ادا کیا جائے اور خود نفس اماراہ بالسو جو کہے اس پر عمل کر لے۔ ایسے شخص کا انجام خطبہ کے ابتداء میں حضرت اسامہؓ نے آنحضرت ﷺ سے جو روایت ذکر فرمائی صرف اوروں کو گناہ سے بچنے کی وعظ و نصیحت اور خود گناہوں کا رسیا ہونا۔ ہم سب کیلئے عبرت کا لڑا دینے والا واقعہ ہے۔ ایسے شخص کی مذمت کرتے ہوئے حق تعالیٰ جلالت نے اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا انا مرون الناس بالہر و تفسون الفسکم یعنی کیا تم اوروں کو نیکی کی ترغیب دے کر خود کو بھلا بیٹھے ہو اور ”یا ایہا اللدین آمنو لم تقولون مالا تفعلون“ اے ایمان والو اور لوگوں کو ایسی باتوں (نیکی) کی طرف بلا کر خود نیکی پر عمل نہیں کرتے۔ رب ذوالجلال ہمیں اور آپکوان وحیدات سے محفوظ فرما کر ہر قسم کے فحشاء اور منکرات جو لاتعداد ہیں سے معصون و مامون رکھے

بے حیائی کے ترویجی ادارے:

معزز دوستو! آپ حضرات مجھ سے زیادہ باخبر ہیں کہ کلمہ شہادۃ کے نام پر حاصل کردہ خدا داد ملک پاکستان ان دنوں کن مشکلات اور بحرانوں میں گھرا ہوا ہے۔ بے روزگاری کی شرح روز بروز بڑھ رہی ہے۔ لوگ مہنگائی کی وجہ سے نہ صرف خود بلکہ بچوں سمیت خود کشیوں اور بچوں کو بیچنے کے واقعات روزانہ میڈیا کی زینت بن رہے ہیں۔ معاشی، سیاسی اور امن و امان کی صورتحال نے ملک کی چولیس ہلا کر رکھ دی ہیں لوڈ شیڈنگ، حکمرانوں کی کرپشن عروج پر ہے۔ جس کا بس چلے اس دھرتی سے سرمایہ سمیت ہجرت کرنے پر مجبور، ڈاکہ زنی اور اغواء کا ہر طرف راج ہے۔ جبکہ دوسرے طرف اس خطہ پاک کے مسلمانوں پر دین و ایمان، غیرت و حیا پر ڈاکہ ڈالنے والے چاروں طرف سے حملہ زن ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کا دور دورہ ہے الیکٹرونک پرنٹ میڈیا، حتیٰ کہ ضرورت کی اشیاء کے ڈبے، دکانوں، سڑکوں اور بازاروں میں لگے ہوئے سائن بورڈ پر لگائے گئے تصاویر بے حیائی پر مشتمل ہیں۔ ملٹی میڈیا، اور مقامی کمپنیوں کے ٹی وی پر دکھائے جانے والے اشتہارات، بے حیائی پر مشتمل مردوزن کے مخلوط محافل و مجالس، مسلم معاشرہ اور اسلامی ملک کے لئے تباہ کن زہر سے کم نہیں۔ حالانکہ عالمگیر مذہب اسلام کے تعلیمات اور قرآن و سنت کے صریح احکامات جو پاکیزگی، عزت و ابرو کے احترام اور پاک دامنی کے بلند اسلامی اقدار پر مبنی ہے، حیا، سوز اور تباہ کن اخلاق اور فحاشی سے بچنے پر شدت سے زور دے رہے ہیں۔ کاش آج کے مسلمان مغرب کی اندھی تقلید ترک کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل کی طرف واپس آجائیں۔ تو اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی، مشکلات کے سیلاب سے بچنا ممکن نہیں بلکہ یقینی طور پر یہ ملک اسلامی معاشرہ پر مبنی ملک دینی لحاظ سے بھی ترقی یافتہ ممالک کے صف اول میں شامل ہو کر بہترین نمونہ بن سکتا ہے۔ شوخی قسمت کہ غیروں کی نفالی میں نہ ہم اسلامی اقدار

کو اپنا سکے اور نہ غیر مسلموں میں عزت و عظمت کا مقام حاصل کر سکے۔ اسکے بجائے پوری امت مسلمہ بے حیائی، فحاشی جو بدترین گناہوں کی جڑیں ہیں میں مبتلا ہو کر رب العزت کے وعید کے حقدار ٹھہرے فرمان باری تعالیٰ ہے: ”ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذلین آمنولہم عذاب الیم فی الدنیا والآخرة واللہ یعلم والتم لا تعلمون“

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ مسلمانوں میں فحاشی کو عام کرنا اور پھیلا نا چاہتے ہیں تو ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ”حیاء جو ایمان کی اہم شاخ ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے ”الحیاء شعبة من الایمان“ اور ”لا ایمان لمن لا حیاء“ اور ”اذا لم یستحی فاصنع بما شئت یعنی جب حیاء ختم ہو جائے جو چاہو کرو جسے ایمان اور طہانیت اور کفار کے تسلط سے نجات مل سکتی ہے دنیا کی کوئی معیبت ہے جس سے ہم محفوظ ہیں؟ یہ تو اللہ کے فرمان کے مطابق دنیا کی سزا ہے اگر پھر بھی راہ راست پر نہ آئے تو آخرت میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا علم اللہ ہی کو ہے

شرف انسانیت:

محترم دوستو! اب مختصر انداز سے تلاوت شدہ آیت میں پانچویں منکر یا جرم جو مسلمان کو قتل کرنے سے منع کرنے کا ہے ذکر کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ جل جلالہ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دیتے ہوئے ان کے بارہ میں فرمایا ”ولقد کرمنا بنی آدم و حملناہم فی البر و البحر“ یعنی بنی آدم کو حسن صورت، نطق، تدبیر اور عقل و حواس دیتے جن سے دینی و اخروی نفع اور نقصان کو پہچانتا ہے اچھے برے کا فرق کرتا ہے جدھر چاہے ترقی کے راستے اس پر کھلے ہیں۔ سمندروں، پہاڑوں اس طرح بے پناہ انعامات دے کر تمام چیزوں کو اسکے لئے اسکا سخر بنادیا۔ دوسرے جگہ ارشاد فرمایا۔ ”ولنفخت فیہ من روحی“ روح کی اضافت اللہ نے اپنی طرف صرف انسان کی اکرام شرافت اور انسانی روح کے امتیاز دیگر مخلوقات سے ظاہر کرنے کیلئے فرمائی اور پھر تمام مخلوقات، انسانوں اور امتوں میں امت محمدی ﷺ کو ”کرمنا“ خیر سرامہ، بہترین امت کے لقب سے نوازا اللہ جل جلالہ کے علم ازلی میں پہلے سے ہی یہ مقدر تھا جسکی خبر بعض سابقہ انبیاء کو بھی دی گئی تھی جس طرح سردار انبیا ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں آپ کی امت بھی تمام اقوام و امتوں پر سبقت لے جائے گی۔ اسکا وجود ہی اسلئے ہوگا کہ دوسرے کی خیر خواہی کرے۔

مسلمان کی عزت و احترام:

محترم حاضرین! سارے کائنات اور مخلوق میں محبوب مخلوق انسان اور ہزاروں لاکھوں ماں باپ کی محبت سے زیادہ محبت اللہ جل جلالہ کی ایک مسلمان کے ساتھ ہے۔ اسلئے بے شمار آیات و احادیث میں مالک کون و مکان اور رحمۃ للعالمین نے اپنے مخاطبین کو بار بار تاکید کی کہ مسلمان وہ ہے جسکے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کی جان مال محفوظ ہیں قرآن نے صرف تین مواقع پر مسلمان کو جان سے مارنے کی اجازت دی ہے ارشاد نبوی ہے: عن عبد اللہ بن مسعود قال قال

رسول ﷺ لایحل دم امری مسلم یشہد ان لا اله الا الله وانی رسول الله الا باحدى ثلاث النفس والشیبه الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ مسلم انسان کی جو اس بات کی گواہی دے کہ صرف اللہ ہی معبود ہے اسکے علاوہ اور کوئی نہیں اور بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا جائز نہیں البتہ اگر ان تین باتوں سے ایک موجود ہو (۱) عدا قصد قتل کرنا جسکی کوئی وجہ نہ ہو اسمیں قصاص ہے اسکو حق ہے کہ قاتل سے شریعت کے مطابق بدلہ دے (۲) شادی شدہ مسلمان، مکلف اور آزاد کا زنا کرنا۔ اسکو رجم یعنی سنگسار کیا جائے۔ (۳) جو مسلمان دین سے مرتد ہو جائے اسکو قتل کرنا جائز ہے۔ اس طرح حضرت عمرؓ سے نقل ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک کوئی مسلمان ناحق قتل کا مرتکب نہ ہو وہ اپنے دین کے رحم و کرم، سہولتوں وسعت و کشادگی میں رہتا ہے۔ خون نا حق سے اس پر تنگی مسلط ہو جاتی ہے اور یہ آدمی بھی ان لوگوں کے جماعت میں شامل ہو جاتا ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عذاب سے بچائے۔ یہ جان تو ہر چیز کی طرح محبوب امانت ہے جس میں تصرف وہ ہوگی جس کی اللہ نے اجازت دی ہو اسی وجہ سے رب کائنات نے فرمایا ”انہ من قتل نفساً بغير نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً“ ترجمہ: جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلا وجہ جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا (بچایا) ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا یعنی بچایا سب لوگوں کو۔

مسلمانوں کی تباہی میں میڈیا کا کردار:

محترم دوستو! مسلمان کے جان و مال کی اہمیت پر اگر گھنٹوں بات کجائے حق ادا نہ ہوگا۔ مگر ہائے افسوس کہ آج اگر ارزاں ترین چیز ہے تو وہ انسان کی جان ہے۔ زر، زن، زمین کی بات کو تو اب مسلمان بھلا چکے ہیں اخبار اٹھائیں الیکٹرانک میڈیا میں نوے فیصد خبریں مسلمانوں کے معمولی معمولی باتوں پر مارتا ہے اور اب تو اگر ایک گھر میں سب مرد و زن اور بچوں کو مارنے کی ہولناک خبریں بھی ہم لوگ معمول سمجھ کر اسے پڑھنا ہی گوارا نہیں کرتے اور نہ فکر اور غم ہے۔ خون مسلم کی ہولی اگر ایک طرف کفار کھیل رہے ہیں۔ تو دوسری طرف بیٹے کا ماں باپ کو اپنے رشتہ داروں و عزیز اقارب شوہر کا بیوی کو قتل کرنا ایک محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ اور اس طرح ہم نے اسے گناہ سمجھنا چھوڑ دیا ہے جسکی وجہ سے ہم سب تباہی و بربادی، کفار کیلئے سجا ہوا دستر خوان بن گئے، آیت کریم میں اس آخری اور خطرناک حکم سے منع فرمایا گیا شہر شہر ٹارگٹ کلنگ، دیہات کا یہی حال، ہزار لگیوں کی یہی صورت اللہ تعالیٰ ہم سب امت مسلمہ کو ان پانچوں جرائم سے بچنے کی توفیق دے۔ حکومت نام کی کوئی شئی نہیں۔ مسلمانوں نے بھی اسلامی اقتدار کا بہترین درس جو رحمت اور شفقت کا تھا ہالائے طاق رکھ دیا۔